۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلسنّت (قسط: 34)

اُداسی کا علاج

خود کو فضول سوچوں سے نکالنے کا طریقہ 02

مالدار بننے کی تمنا کرنا کیسا؟ 05

"فرشتوں سے غلطی ہو سکتی ہے" کہنا کیسا؟ 12

کیا سفید بال نکل آنا بڑھاپے کی علامت ہے؟ 16

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش:

مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اُداسی کا علاج[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رِسالہ (۲۱ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰہ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اُداسی ختم کرنے کا طریقہ اور اَوراد و وَظائف

سُوال: میں بہت اُداس رہتا ہوں اور مجھے راتوں کو نیند بھی نہیں آتی، سکون حاصل کرنے کے لیے عبادت بھی کرتا ہوں مگر سکون نہیں مل پاتا، بَرائے مہربانی اِس حوالے سے میری راہ نُمائی فرما دیجیے۔

جواب: آپ اُداسی کا سبب تلاش کریں کہ آخر اُداسی کیوں ہے؟ اگر اِس کا سبب پتا چل جائے تو اِس کا علاج کر لیجیے۔ یاد رکھیے! جب آپ اُداسی کے سبب کو دُور کریں گے تو ہی اُداسی دُور ہو گی۔ اگر یہ نَفسیاتی اَثر ہو گا کہ میں ہر وقت اُداس رہتا ہوں جیسا کہ آپ نے اِس حوالے سے سُوال بھی کیا ہے، اِسی طرح ہو سکتا ہے کہ آپ دوستوں میں بھی اِس کا تذکرہ کرتے ہوں اور گھر میں بھی گاہے گاہے یہ کہہ دیتے ہوں کہ میں اُداس رہتا ہوں تو اِس طرح کرنے سے بندہ نَفسیاتی مَریض بن سکتا ہے۔ اِس لیے آپ کا علاج آپ کے اپنے ہاتھ میں ہے اور آپ اُداسی کے سبب کو دُور کیجیے۔ اِس کے علاوہ ہو سکے تو روزانہ 60 مَرتبہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھ کر پانی پر دَم کر کے پی لیا کریں اِنْ شَآءَ اللّٰہ آپ کا غم

❶ یہ رِسالہ ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 02 مارچ 2019 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ بابُ المدینہ (کراچی) میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَّۃ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

❷ معجم کبیر، باب الحاء، حسن بن حسن بن علی، ۳/۸۲، حدیث: ۲۷۲۹ دار احیاء التراث العربی بیروت

اور اُداسی دُور ہو جائے گی۔[1] پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب غم حاضر ہوتا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ خُداوندی میں عرض کرتے: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ۔[2] اسے بھی یاد کر لیں وقتاً فوقتاً پڑھتے رہیں۔ پریشانی دُور ہونے کی ایک دُعا یہ بھی ہے: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ[3] یہ وَظائف پڑھتے رہیں اِن کی بَرَکت سے اللہ پاک پریشانیوں میں سے جس پریشانی کو چاہے گا دُور فرمادے گا۔

خود کو فضول سوچوں سے نکالنے کا طریقہ

سُوال: بعض لوگ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے اِدھر اُدھر کی سوچوں میں گم رہتے ہیں جس کے باعث ان کے لیے خطرات بڑھ جاتے ہیں اور وہ سڑک پار کرتے ہوئے یا گاڑی چلاتے ہوئے حادثے کا شِکار ہو جاتے ہیں یا سیڑھیوں سے اُترتے ہوئے اُن کے گِرنے کا ڈر ہوتا ہے لہٰذا اگر خُدانا خواستہ کوئی شخص اِس طرح کی فُضول سوچوں میں مبتلا ہو جائے تو وہ کس طرح اپنے آپ کو ایسی سوچوں سے نکالے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! فُضول سوچوں میں گم رہنے والا طبقہ پایا جاتا ہے۔ ایسوں کو چاہیے کہ اپنی سوچوں کا رُخ بدلیں اور اگر دُنیوی سوچوں میں گم ہوں تو آخرت کی سوچیں پیدا کریں۔ ایسے لوگ اگر کرائے کے مکان میں رہتے ہوں اور اُن کی یہ سوچ بنتی ہو کہ اپنا مکان ہو اور وہ بھی عالی شان تو وہ اِس سوچ کے بدلے مدینے کی یادوں میں گُم رہیں اور سبز سبز گنبد کے تَصَوُّر میں کھوئے رہیں اور اپنی قبر و آخرت کو یاد کر کے اپنی سوچ کا زاویہ تبدیل کر دیں۔ اگر اللہ پاک کی رضا کے لیے اچھی سوچیں رکھیں گے مثلاً آخرت کی یاد، مدینے کی یاد اور کعبہ شریف کا تَصَوُّر کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ ثواب ملے گا۔

یہ ذہن بنالینا کہ "فُلاں یہ کام نہیں کر پائے گا" بدگمانی نہیں

سُوال: بعض لوگ اپنی زبان یا اپنی بات کو پورا کرنے میں عام طور پر ناکام ہوتے ہیں لہٰذا اگر ایسے لوگوں سے کسی کام کی نیت یا اِرادہ کروایا جائے تو وہ کر نہیں پاتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگوں کی ایک تعداد ایسوں کے بارے میں یہ ذہن بنا

---

1. خودکشی کا علاج، ص۷۵ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۲، ۵/۳۱۱، حدیث: ۳۵۳۵ دار الفکر بیروت
3. الدعاللطبرانی، باب ماجاء فی قول الرجل لاخیہ: جعلنی اللہ فداک، ص۵۴۶، حدیث: ۱۹۶۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

لیتی ہے کہ فُلاں اِس کام کے لیے ہاں تو کہہ دے گا لیکن کرے گا نہیں تو یُوں کسی کے بارے میں یہ طے کر لینا کہ وہ کام نہیں کرے گا بدگمانی تو نہیں ؟(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: یہ بدگمانی نہیں کہلائے گی کیونکہ یہاں یہ قرینہ ہے کہ تجربے کی بنا پر یہ معلوم ہے کہ سامنے والے کا کوئی ٹھکانا نہیں اور وہ اپنی بات کو پورا نہیں کرے گا۔ ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اِس طرح کے لوگوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہاں میں ہاں کر رہے ہوتے ہیں اور سب کو ہاں بولتے ہیں اور دوسروں کو بھی کہتے ہیں کہ تم بھی بس ہاں میں ہاں کیا کرو کام کون کرتا ہے ؟ ظاہر ہے یہ بہت غلط عادت ہے۔

شِکار کرنے کی جائز اور ناجائز صورتیں

سُوال: مچھلی وغیرہ کا شِکار کرنا کیسا؟

جواب: کھانے، دَوا کے طور پر اِستعمال کرنے یا بیچنے کے لیے مچھلی کا شِکار کرنا جائز ہے بلکہ اِس مقصد کے لیے باقی حلال جانوروں یا پرندوں کا شِکار بھی کر سکتے ہیں۔ اَلبتہ شِکار کھیلنا حرام ہے جیسا کہ بعض لوگوں کا شِکار کرنے سے کوئی صحیح مقصد نہیں ہوتا، تفریح کے لیے شِکار کرتے اور مار کر پھینک دیتے ہیں تو یہ حرام ہے۔(1)

گرم پانی پینے کے فوائد

سُوال: کیا ہر موسم میں گرم پانی ہی پینا چاہیے ؟ نیز کیا گرم پانی ہر شخص کے لیے مفید ہے ؟

جواب: طِبّی طور پر گرم پانی پینا مفید ہے۔ ایک قول کے مُطابق سردیوں میں گرم پانی پینے سے بیماریوں سے تَحَفُّظ حاصِل ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ اپنی اپنی طبیعت کے مُطابق ایسی چیزیں فائدہ کرتی ہوں لہٰذا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کسی کو گرم پانی پینے سے فائدہ نہ ہو۔ اِس طرح کا علاج اپنے طبیب (ڈاکٹر) کے مشورے سے کرنا مفید ہوتا ہے۔ طبیب ایک ہی ہونا چاہیے کہ اسے مریض کے مزاج کا پتا ہوتا ہے کہ کون سی دَوا اسے مُوافق ہے اور کس سے Side Effect (منفی اثر) ہو جاتا ہے۔ نئے نئے طبیبوں کے پاس جائیں گے تو نہیں پتا نہیں چلے گا۔ بہر حال عمومی طور پر گرم پانی پینا فائدہ مند ہے۔

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۰/ ۳۴۱ ماخوذاً رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

حَسَد کی جگہ رَشک کا جَذْبہ کیسے پیدا کریں؟

سُوال: کسی شخص کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ یہ مجھے مل جائے اور اس شخص کے پاس بھی رہے تو یہ غِبْطَہ یعنی رَشک ہے، ہم جب اپنے اَطراف میں مالدار یا کسی نعمت سے سرفراز شخص کو دیکھتے ہیں تو یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ یہ نعمت اس کے پاس سے میرے پاس آجائے حالانکہ یہ حَسَد ہے، آپ راہ نمائی فرما دیجئے کہ حَسَد کی جگہ رَشک کرنے کا جَذْبہ کیسے پیدا کریں؟

جواب: کسی کی نعمت دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ اس سے چِھن جائے، زوال لگ جائے یہ حَسَد کہلاتا ہے۔[1] حَسَد کی ایک تعریف میں یہ بھی شامل ہے کہ اُس سے چِھن کر مجھے مِل جائے۔[2] بہر حال حَسَد سے بچنے کے لیے اس کے عذابات اور نُقصانات پر غور کرنا چاہیے مثلاً حَسَد نیکیوں کو اِس طرح کھا جاتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔[3] حسد کرنے والا ایسا ہے گویا وہ اللہ پاک کی تقسیم پر راضی نہیں ہے۔[4] ظاہر ہے کہ جس کو نعمت ملی ہے وہ اللہ پاک کے کَرَم اور اس کی عطا سے ہی ملی ہے، اب اس پر جَلنا اور اس کے ضائع ہونے کی دِل میں تمنا کرنا یہ حَسَد ہے۔ اِس سے ہر حال میں بچنا چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے۔

غِبْطَہ یعنی رَشک یہ ہے کہ اس کو جو نعمت ملی، اللہ پاک اس میں بَرَکت دے اور ایسی نعمت مجھے بھی عطا کرے۔[5] اُس شخص سے اس کے ضائع ہونے کی تمنا نہ کرے۔ غِبْطَہ جائز ہے لٰہذا اگر کسی کے متعلق حَسَد پیدا ہو تو بندہ کوشِش کر کے اسے غِبْطَہ کی طرف کنورٹ کرے یعنی یہ تمنا کرے کہ فُلاں نعمت اس کے پاس بھی رہے، اللہ پاک اس کو اس میں برکت دے اور مجھے بھی ایسی نعمت عطا کرے۔

---

1. ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان القول فی ذم الحسد و فی حقیقتہ... الخ، ۳/ ۲۳۴ دار صادر بیروت-احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2. ...... کتاب التعریفات، ص ۶۲ دار المنار
3. ...... ابو داود، کتاب الادب، باب الحسد، ۴/ ۳۶۰، حدیث: ۴۹۰۳ دار احیاء التراث العربی بیروت
4. ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان القول فی ذم الحسد و فی حقیقتہ... الخ، ۳/ ۲۳۲ -احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۴
5. ...... احیاء العلوم، کتاب ذم الغضب و الحقد و الحسد، بیان القول فی ذم الحسد و فی حقیقتہ... الخ، ۳/ ۲۳۴ -احیاء العلوم (مترجم)، ۳/ ۵۷۹

مالدار بننے کی تمنا کرنا کیسا؟

سُوال: مالدار کو دیکھ کر مالدار بننے کی تمنا کرنا کیسا ہے؟ [1]

جواب: مالدار کو دیکھ کر مالدار بننے کی کیا تمنا کی جائے؟ دُنیوی اِعتبار سے کروڑ پتی یا اَربوں پتی ہونا بہت اچھا لگتا ہے لیکن حقیقت میں اچھا نہیں ہے اس لیے کہ قیامت کے دِن پائی پائی کا حِساب دینا ہو گا۔ پھر دُنیا میں بھی مالداروں کے لیے آزمائشیں ہوتی ہے مثلاً لوگ ان سے جلتے ہیں، ان کے بچّوں کو اِغوا کر کے لے جاتے ہیں، ڈاکو یا ٹھگ ان کے پیچھے لگ جاتے ہیں اور اِس طرح کے کئی مَسائل ہوتے ہیں لہٰذا مالدار بننے کی تمنا کرنے کے بجائے یہ دُعا کرنی چاہیے کہ اللہ کریم اتنا دے کہ ہم کسی کے محتاج نہ ہوں، بس اسی کے دَر کے محتاج رہیں۔ بس اتنا دے کہ ہمارا پیٹ بھر جائے، تَن ڈَھک جائے اور سر چُھپ جائے، یہ دُعا عافیت والی ہے۔ باقی زیادہ مال مانگ کر اپنے آپ کو آزمائش پر پیش نہیں کرنا چاہیے۔ مالدار کا مال جب جاتا ہے تو اُسے صَدمہ ہوتا ہے، غریب کے پاس مال ہوتا ہی نہیں تو جائے گا کیا؟ مثلاً مالدار کی جیب کٹ جائے اور اس میں لاکھ روپے ہوں تو اس کی نیند اُڑ جائے گی اور اسے بہت صَدمہ ہو گا جبکہ کسی غریب کی جیب کٹ جائے اور اس کی دس روپے والی تسبیح یا پھٹا ہوا رومال چلا گیا تو Understood (طے شُدہ) ہے کہ اس کو اتنا زیادہ صَدمہ نہیں ہو گا جتنا لاکھ روپے والے کو ہوا۔ [2]

جامِعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کی تحریک

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! جامِعاتُ المدینہ کو خود کفیل کرنے کے لیے ہر جامعۃُ المدینہ کے اَطراف کی دُکانوں اور گھروں پر مَدَنی عطیات بکس رکھنے کا سِلسلہ جاری ہے۔ اِس مُعاملے میں اب تک (۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق 02 مارچ 2019) کی نُمایاں کارکردگی جامعۃُ المدینہ فیضانِ خزائن العرفان (گلبہار کھجی گراؤنڈ بابُ المدینہ کراچی) کی ہے۔ آپ سے عرض ہے کہ جامِعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کے حوالے سے کچھ مَدَنی پھول بھی اِرشاد فرما دیجیے۔ نیز جو کوششیں کر رہے ہیں انہیں دُعاؤں سے بھی نواز دیجیے۔ (جامِعاتُ المدینہ، صوبہ ملی کی مُشاورت کے رُکن کا سُوال)

---

1 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

2 ...... حسد کی تعریف، اس سے بچنے کا طریقہ و دعائیں اور دیگر اہم معلومات حاصل کرنے کے لیے مکتبۃ المدینہ کی 97 صفحات پر مشتمل کتاب "حسد" کا مطالعہ کیجئے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

جواب: مَاشَآءَاللہ! جامِعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کے لیے ہمارے طَلَبائے کِرام کوششیں تیز ترکیے ہوئے ہیں اور اس کے لیے مَدَنی عطیات بکس بھی لگا رہے ہیں۔ دُنیا بھر میں جہاں جہاں جامِعاتُ المدینہ ہیں سب کو اِن کوشش کرنے والوں کی تقلید کرنی چاہیے اور کوئی رکاوٹ نہ ہونے کی صورت میں اپنے اپنے جامعۃُ المدینہ کے اَطراف کی دُکانوں اور گھروں میں مَدَنی عطیات بکس رکھوانے چاہئیں تاکہ ان کا جامعۃُ المدینہ بھی خود کفیل ہو سکے۔

یَا اَللہ! جو ہمارے طُلَبائے کِرام، اَساتذۂ کِرام اور ناظمینِ کِرام مَدَنی عطیات کے حوالے سے اپنی کاوشیں کر رہے ہیں انہیں ان میں کامیابی عطا فرما، دونوں جہانوں کی بھلائیاں اِن کا مُقَدَّر کر دے اور جو جو اپنے جامعۃُ المدینہ کو خود کفیل کر رہے ہیں، یَا اللہ! ان کو نیکیوں کا مالدار بنا دے، قبر میں یہ مالدار ہوں، قیامت کے روز بھی مالدار ہوں اور جنّت میں بے حساب داخلے سے مُشَرَّف ہوں۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بندہ غیبت کرنے پر مجبور ہو جائے تو کیا کرے؟

سُوال: کچھ لوگ اتنا ستاتے ہیں کہ انسان ان کی غیبت کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے، اِس کا کیا حل کیا جائے؟ (Facebook کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر نفس کے مجبور کرنے پر غیبت کر لی جائے تو پھر صبر کسے کہتے ہیں؟ ستانے والے کی جب غیبت کر لی تو صبر کا ثواب ضائع ہو گیا اور اُلٹا گناہگار بھی ہوا۔ ہر صورت میں صبر نہ کرنا گناہ نہیں ہوتا لیکن اِس موقع پر صبر نہ کرنے والا کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو رہا ہے۔ ستانے والے کی غیبت سے خود کو روکنے میں اِمتحان ہے اور امتحان میں ظاہر ہے کچھ نہ کچھ تو آزمائش ہوتی ہے، تکلیف اور پریشانی کا سامنا ہوتا ہے، ذہن اور دِل کو مار کر مَنانا پڑتا ہے۔ اِس لیے ستانے والے کے مقابلے میں صبر، صبر اور صبر کریں۔ پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں جب رَنج و غم حاضر ہوتا تو آپ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرتے: یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ[1] لہٰذا آپ بھی یہ پڑھیں اور ساتھ ہی ساتھ اللہ پاک سے یہ دُعا بھی کریں کہ اے اللہ! جو لوگ ظلم کرتے ہیں انہیں ہدایت دے اور مجھے صبر عطا کر اور غیبتوں، دِل آزاریوں وغیرہ گناہوں سے بچا۔

---

[1] ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۲، ۵/۳۱۱، حدیث: ۳۵۳۵

گھر میں نماز سے پہلے اذان دینا

سُوال: یورپین ممالک میں نماز سے پہلے بعض گھروں میں اِسلامی بھائی یا مَدَنی منے اذان دیتے ہیں، کیا اِس طرح ہر ایک کا اذان دینا صحیح ہے اور گھروں میں اسے رائج کرنا کیسا؟

جواب: نمازوں کے اوقات میں اذان دینے کو گھروں میں رائج کرنا اچھی بات ہے لہٰذا جب بھی نماز پڑھیں تو گھر میں اذان دیں۔ اذان کوئی بڑا دے یا نابالغ سمجھ دار بچہ دونوں ہی دُرُست ہیں لیکن اس کے لیے مائیک اِستعمال نہ کیا جائے۔ اس لیے کہ لوگ اس سے مانوس نہیں ہیں۔ بد قسمتی سے لوگ گانوں سے مانوس ہیں کہ گھر گھر سے گانوں کی آواز آئے تو یہ ان کو سمجھ آتی ہے لیکن ہر گھر سے اذان کی آواز آئے گی تو محلے والے باتیں بنائیں گے کہ کیا گھر گھر میں مسجد بنا دی ہے؟ لہٰذا اذان کی آواز اتنی ہی رکھیں کہ صرف گھر والے سُن سکیں۔[1]

اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو کیا کریں؟

سُوال: اگر کوئی ہمارے سلام کا جواب نہ دے تو ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ (SMS کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر کوئی سلام کا جواب نہیں دیتا تو اُسے نیکی کی دعوت دینی چاہیے لیکن اس کے لیے مَسائل کا معلوم ہونا ضَروری ہے کہ کب سلام کا جواب دینا واجب ہوتا ہے اور کب واجب نہیں ہوتا؟

سلام کا جواب دینا کب واجب ہوتا ہے اور کب نہیں؟

سُوال: سلام کا جواب دینا کن صورتوں میں واجب ہوتا ہے اور کن صورتوں میں واجب نہیں؟[2]

جواب: اگر کوئی مُلاقات کے لیے آیا تو اس کے لیے سُنَّت ہے کہ سلام کرے۔[3] اور دوسرے پر واجب ہے کہ اس

1..... اگر کوئی شخص شہر میں گھر میں نماز پڑھے اور اَذان نہ کہے تو کراہت نہیں، کہ وہاں کی مسجد کی اَذان اس کے لیے کافی ہے اور کہہ لینا مستحب ہے۔ اگر بیرون شہر و قریہ باغ یا کھیتی وغیرہ میں ہے اور وہ جگہ قریب ہے تو گاؤں یا شہر کی اَذان کِفایَت کرتی ہے، پھر بھی اَذان کہہ لینا بہتر ہے اور جو قریب نہ ہو تو کافی نہیں، قریب کی حد یہ ہے کہ یہاں کی اَذان کی آواز وہاں تک پہنچتی ہو۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۶۴، حصہ: ۳ ملتقطاً مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

2..... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

3..... جنتی زیور، ص ۹۹ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

کے سلام کا جواب دے۔[1] اگر کوئی وِرد وَظیفہ وغیرہ کچھ پڑھ رہا ہو یا تلاوت کر رہا ہو تو اسے سلام نہیں کرنا چاہیے اور اگر سلام کر دیا تو اب اس پر جواب دینا واجب نہیں۔ یوں ہی اگر کوئی کھانا کھا رہا ہے تو اس وقت سلام نہ کیا جائے اور کر لیا تو اب اس پر جواب واجب نہیں۔ ہاں! اگر مُنہ میں نُوالہ نہیں ہے تو جواب دے دے لیکن واجب اب بھی نہیں۔[2] بعض اوقات توجہ نہیں ہوتی اور بندہ سلام سُنتا ہی نہیں ہے یا سلام کرنے والے کا تَلَفُّظ اتنا غلط ہوتا ہے کہ اس کو جواب دینے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ سلام کا تَلَفُّظ ہی غَلَط ہوتا ہے لہٰذا اِن صورتوں میں بھی جوابِ سلام واجب نہیں۔ بہارِ شریعت میں ہے کہ اگر کسی نے کہا: سَلَامْ عَلَیْکُمْ یعنی میم کو ساکن پڑھا جب بھی اس پر جواب واجب نہیں ہے۔[3] سلام اور جوابِ سلام کے متعلق تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کے لیے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے 101 مَدَنی پھول یا بہارِ شریعت جلد 3 کے حصہ 16 میں سے "سلام کا بیان" کا مُطالعہ کیجیے۔

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے

سُوال: اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ کے اِس شعر کی وضاحت فرما دیجیے:

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے

جواب: مدینے کا سفر پہلے اونٹوں اور گھوڑوں پر ہوتا تھا۔ راستے میں بسا اوقات ڈاکو لوٹ لیتے تھے۔ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے اس دور میں اونٹ پر مدینے شریف کے سفر کا اِرادہ کیا تو لوگوں نے ڈرایا کہ لوٹ لیے جاؤ گے لیکن آپ نے پھر بھی سفر فرمایا اور راستے میں کسی قسم کا کوئی حادثہ پیش نہ آیا تو اس موقع پر غالباً یہ شعر آپ رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْہِ نے نظم فرمایا کہ

---

1. ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۳ ماخوذاً دار المعرفۃ بیروت
2. ردالمحتار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۵
3. درمختار، کتاب الحظر و الاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۶۸۶ دار المعرفۃ بیروت - بہارِ شریعت، ۳/۴۶۴، حصہ ۱۶:

ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے
حیلے بہانے والوں کو یہ راہ ڈر کی ہے (حدائقِ بخشش)

یعنی سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں آرام کے ساتھ اپنے سائے میں لے آئے اور مدینے شریف کی حاضری سے مُشرَّف فرمایا۔ جن کو مدینے جانا نہیں ہوتا وہ نَخْرے کرتے ہیں ان کے لیے یہ راہ ڈر والی ہے لیکن جو اللہ پاک پر بھروسا کر کے ہمت کر لے، اس کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے تو اِس شعر میں ایک تسلی ہے۔

مچھلی کو کس طرح ذَبح کیا جائے؟

سُوال: گائے بکری کو ذَبح کرتے ہیں تو وہ حلال ہوتی ہے، مچھلی کے ذَبحِ شرعی کا کیا طریقہ ہے؟

جواب: جو مچھلی طَبعی موت مَر کر پانی کے اندر اُلٹی تیر جائے وہ حرام ہوتی ہے۔[1] باقی مچھلیاں حلال ہیں۔ مچھلی کا باقاعدہ کوئی ذَبحِ شرعی نہیں ہے، اس لیے کہ ذَبح سے مقصود فاسد خون نکالنا ہوتا ہے جبکہ اعلیٰ حضرت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مچھلی میں خون نہیں ہوتا۔[2] مچھلی میں گاڑھا گاڑھا جو کچھ نظر آتا ہے وہ کوئی اور Liquid (مائع) ہے۔ مچھلی کی طرح ٹِڈی کا بھی ذَبحِ شرعی نہیں اور یہ بھی حلال ہے۔[3]

صحابی کسے کہتے ہیں؟

سُوال: کیا صحابی اُسے کہتے ہیں جس نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا ہے؟[4]

جواب: صحابی کی یہ تعریف دُرُست نہیں ہے کہ جس نے نبیِّ اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ظاہری آنکھوں سے دیکھا وہ صحابی ہے اس لیے کہ اگر دیکھنے والا ہی صحابی ہوتا تو ابو جہل، ابو لہب اور بہت سارے کفار نے بھی سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تھا حالانکہ وہ صحابی نہیں ہیں۔ صحابی یا صحابیہ وہ ہیں جنہوں نے اِیمان کے ساتھ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللّٰہُ

1 ...... دُرِّمختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ۹/۵۱۱

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳۹/۳

3 ...... دُرِّمختار، کتاب الذبائح، ۹/۴۹۰

4 ...... یہ سُوال شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ کی طرف سے قائم کیا گیا ہے جبکہ جواب امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا عطا فرمودہ ہی ہے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی صُحبت پائی، چاہے یہ صُحبت ایک لمحے کے لیے ہی ہو اور پھر ایمان پر خاتمہ ہوا ہو۔ دیکھنا شرط نہیں ہے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بِن اُمِّ مکتوم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نابینا تھے لیکن صحابی ہیں۔[1]

بچی کا نام صحابیہ رکھنا کیسا ہے؟

سُوال: کیا بچی کا نام صحابیہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: آج کل Unique(منفرد) نام رکھنے کا بڑا جذبہ ہے۔ حتّٰی کہ اگر ایک بیٹے کا نام اِدریس ہو اور دوسرے کا نام کوئی بتادے کہ ابلیس رکھ لو تو شاید اَن پڑھ قسم کے لوگ یہ نام رکھ لیں۔ Unique(منفرد) نام کے شوق میں ان کو سمجھ ہی نہیں پڑے گی کہ ابلیس کسے کہتے ہیں؟ حالانکہ ابلیس شیطان کو کہتے ہیں اور یہ نام کوئی سمجھ دار رکھتا بھی نہیں۔ اِسی طرح اور بھی عجیب و غریب نام لوگ رکھتے ہیں۔ بہر حال صحابیہ نام رکھنے کے بجائے کسی صحابیہ کے نام پر نام رکھ لیں مثلاً عائشہ صحابیہ کا نام ہے، فاطمہ صحابیہ کا نام ہے اور ان کو یہ نِسبت بھی حاصل ہے کہ یہ سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی شہزادی ہیں۔

اپنے ہاتھ سے کمانے کی فضیلت

سُوال: اپنے ہاتھ سے کمانے کی کیا فضیلت ہے؟

جواب: اللہ پاک کے آخری نبی، مکی مَدَنی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو بندہ اپنی کمائی سے کھائے۔[2]

کڑک چائے پینے کے نقصانات

سُوال: میں دِن میں تین سے چار بار کڑک چائے پینے کا عادی ہوں، کیا چائے پینے کا کوئی نقصان بھی ہے؟(عمر رسیدہ شخص کا سُوال)

جواب: آپ کی عمر کے حِساب سے میں مشورہ دوں گا کہ آپ فوری طور پر اپنے گُردے چیک کروالیں کیونکہ چائے گُردے کو نقصان کرتی ہے۔ کڑک چائے تو اور بھی زیادہ خطرناک ہے، پھر اسے دِن میں تین تین، چار چار بار پینا مزید

1 ...... نزهة النظر فی توضیح نخبة الفکر، ص ۱۱۱ ماخوذاً مکتبة المدینه باب المدینه کراچی

2 ...... ابن ماجه، کتاب التجارات، باب الحث علی المکاسب، ۶/۳، حدیث: ۲۱۳۸ دار المعرفة بیروت

نقصان دہ ہے۔ بعض اوقات اتنے بڑے کپوں میں چائے پیتے ہیں جو کپ نہیں جگ ہوتے ہیں۔ کڑک چائے میں چونکہ چینی کی ضَرورت زیادہ پڑتی ہے ورنہ وہ کڑوی لگے گی لہٰذا آپ شوگر کا ٹیسٹ بھی کروالیں۔ اللہ کرے کہ آپ صحت مند ہوں لیکن ٹیسٹ کروانے کا مشورہ اِس لیے دے رہا ہوں کہ اگر خُدانا خواستہ کوئی بیماری ہو تو وہ سامنے آ جائے اور اس کا بروقت علاج کیا جاسکے۔ بہر حال چائے کا اِستعمال کم کیا جائے اور کڑک چائے کے بجائے نارمل چائے پی جائے۔ میٹھی بھی ایک دَم شربت کی طرح نہ ہو بلکہ مُناسب میٹھا رکھیں، نیز میٹھے کے لیے گُڑ اِستعمال کرنا چاہیے کیونکہ سفید چینی نُقصان دہ ہے۔ دعوتِ اسلامی بننے سے پہلے میں نے ایک آرٹیکل پڑھا تھا کہ سفید چینی میٹھا زہر ہے۔ اب تو ڈاکٹر صاحبان بھی سفید چینی سے متفق نہیں ہیں لہٰذا اِس کی جگہ اگر گُڑ چلتا ہو تو مُناسب مِقدار میں گُڑ ڈالا جائے کہ یہ اچھا ہے اور اِس سے بھی اچھا شہد ہے مگر ظاہر ہے کہ شہد مہنگا ہے جسے ہر ایک خریدنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ نیز اصلی شہد کہاں سے لائیں گے؟ بہر حال چائے گُردوں کے لیے نُقصان دہ ہے لہٰذا جس کی عادت نہ ہو تو وہ چائے نہ پیئے کہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔

شراب پینے والے کا نکاح

سُوال: اگر کسی شخص نے شراب پی لی اور 40 دِن ابھی نہیں گزرے تھے کہ اس کا نکاح کروایا گیا، کیا نکاح ہو جائے گا؟

جواب: شراب بڑی خراب ہے۔ اِس کا تو ایک قطرہ بھی پینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ شراب پینے والا سخت گناہ گار ہے اور اِس پر فرض ہے کہ توبہ کرے اور آئندہ نہ پینے کا عہد کرے، البتہ نکاح کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے لہٰذا شراب پینے والے کا نکاح بھی ہو جائے گا۔

پاکی ایمان کا حِصّہ کیسے ہے؟

سُوال: کیا پاکی ایمان کا حِصّہ ہے اور یہ ایمان کا حِصّہ کیسے ہے؟

جواب: فرمانِ مُصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان یعنی پاکی آدھا ایمان ہے۔[1] اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں امام نَوَوی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: پاکی آدھا ایمان ہے، اِس کا ایک معنیٰ یہ ہے کہ پاکی کا اَجر بڑھ کر آدھے ایمان تک پہنچ جاتا

---

1 ...... مسلم، کتاب الطھارۃ، باب فضل الطھور، ص ۱۱۵، حدیث: ۵۳۴ دار الکتاب العربی بیروت

ہے۔دوسرا معنٰی یہ ہے کہ جس طرح اِیمان لانے سے پچھلے تمام گناہ مِٹ جاتے ہیں اِسی طرح وُضو سے بھی مسلمان کے پچھلے گناہ مِٹا دیئے جاتے ہیں، چونکہ اِیمان کے بغیر وُضو نہیں ہوتا اِس لیے فرمایا کہ طہارت یعنی پاکی آدھا اِیمان ہے۔[1]

”فِرِشتوں سے غلطی ہو سکتی ہے“ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا فِرِشتوں سے غَلَطی ہو سکتی ہیں؟ بعض لوگ کہتے ہیں کہ کبھی کبھی فِرِشتوں سے بھی غَلَطی ہو جاتی ہے، ایسا کہنا کیسا؟

جواب: فِرِشتے مَعْصُوم اور گناہوں سے بالکل پاک ہیں۔[2] جو کام ان کو اللہ پاک نے سونپا اس میں یہ غَلَطی نہیں کرتے اور اسے برابر بجالاتے ہیں۔[3]

سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرتِ طیبہ کے متعلق چند مَدَنی پھول

سُوال: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کے متعلق چند مَدَنی پھول اِرشاد فرما دیجئے۔

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی سیرتِ طیبہ کے متعلق چند مَدَنی پھول حاضِر ہیں:(1) ہمارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عاجزی واِنکساری ایسی تھی کہ اپنے مُبارَک نعلین خود گانٹھ لیتے یعنی ضَرورت پڑنے پر اپنی مُبارَک جوتیاں خود سی لیتے تھے۔[4] (2) آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے مُبارَک کپڑوں میں پیوند بھی خود لگا لیا کرتے تھے۔[5] (3) اِسی طرح آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم گھر کے کام کاج میں مدد فرماتے اور اپنی اَزواجِ مُطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْھُنَّ کے ساتھ گوشت کے ٹکڑے کر لیا کرتے تھے۔[6] (4) حضور رَحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِنتہائی بھوک کی وجہ سے

---

1. شرح مسلم للنووی، کتاب الطھارۃ، باب فضل الوضوء، الجزء:۳، ۲/۱۰۰ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. تفسیر کبیر، پ۱، البقرۃ، تحت الآیۃ:۳۰، ۱/۳۸۹ دار احیاء التراث العربی بیروت
3. اِسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں: یہ (کہنا کہ فِرِشتوں سے غلطی ہو سکتی ہے) محض غَلَط ہے، اللہ کے فِرِشتے اس کے حکم میں غَلَطی نہیں کرتے۔ قَالَ اللہُ تَعَالٰی (اللہ پاک نے اِرشاد فرمایا): ﴿وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ۝۶﴾ (پ۲۸، التحریم:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ، ۹/۶۵۹)
4. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/ ۴۴۲- احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۶۹
5. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/ ۴۴۲- احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۶۹
6. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/ ۴۴۲- احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۶۹

اپنے مُبارَک پیٹ پر پتھر باندھ لیا کرتے تھے[1] اور جو کچھ موجود ہوتا تناول فرما لیتے یعنی کھا لیتے اور حلال و پاکیزہ اَشیاء کھانے سے اِجتناب نہ فرماتے یعنی انہیں کھا لیتے اور اگر روٹی نہ ہوتی تو صِرف کھجور ہی کو پاتے تو وہی تناول فرما لیتے تھے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے لگاتار تین دِن سیر ہو کر گندم کی روٹی نہیں کھائی یہاں تک کہ اللہ پاک سے جا ملے یعنی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات شریف ہوئی۔[2] یاد رکھیے! آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ عمل فخر اور بخل کی وجہ سے نہ تھا بلکہ دوسروں کو خود پر ترجیح دینے اور اِیثار کے لیے تھا۔[3]

گھر تبدیل کرنے کی صورت میں رُوحیں کہاں آئیں گی؟

سُوال: سُنا ہے رُوحیں گھر پر آتی ہیں تو اگر گھر تبدیل کر لیا جائے تو پھر رُوحیں کہاں آئیں گی؟

جواب: جہاں آپ رہتے ہیں وہ گھر رُوحوں کو مِل جاتا ہے تو دوسرا گھر بھی مِل جائے گا کیونکہ اللہ پاک دِکھانے والا ہے۔

مسجد میں کنگھی کرنا کیسا؟

سُوال: مسجد میں کنگھی کرنا کیسا ہے؟

جواب: مسجد میں کنگھی کرنے سے بچنا ہو گا کیونکہ اِس سے مسجد میں بال جھڑیں گے، البتہ اگر کوئی اِحتیاط سے کنگھی کرتا ہے مثلاً چادر بچھا کر کرتا ہے تاکہ بال گریں تو چادر پر گریں تو اِس طرح کنگھی کرنا جائز ہے۔ مسجد میں کنگھی کرنے سے منع ہی کرنا چاہیے ورنہ اِعتکاف میں اگر مُعتکفین سب جگہ کنگھیاں کرنا شروع کر دیں گے تو چونکہ سب کو اِحتیاط کرنا آتی نہیں ہے اِس لیے بال گراتے رہیں گے حالانکہ مسجد کو صاف سُتھرا رکھنے کا حکم ہے۔

اللہ پاک کا دِیدار کس طرح ہو گا؟

سُوال: لوگ کہتے ہیں کہ جب اللہ پاک کو دُنیا میں نہیں دیکھ سکتے تو قیامت میں کس طرح دیکھیں گے؟

جواب: جنَّت کو بھی تو ہم نے دُنیا میں نہیں دیکھا اور اِس کے عِلاوہ بھی بہت کچھ نہیں دیکھا مگر ہم اِیمان لاتے ہیں تو جب

1. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/ ۴۴۳-احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۷۲
2. مسلم، کتاب الزھد والرقائق، باب الدنیا سجن المؤمن وجنۃ الکافر، ص ۱۲۱۴، حدیث: ۷۴۴۴
3. احیاء العلوم، کتاب آداب المعیشۃ واخلاق النبوۃ، ۲/ ۴۴۳-احیاء العلوم (مترجم)، ۲/ ۱۲۷۳

اللہ پاک چاہے گا ہم جنّت میں ضَرور جائیں گے، اللہ پاک کی عطا سے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صدقے جب ہم جنّت میں جائیں گے تو وہاں سب سے بڑی نعمت اللہ پاک کا دِیدار ہے۔[1] وہ بھی اللہ پاک کے کَرم سے عطا ہو گا اور جیسے اللہ پاک چاہے گا ہم ویسے اس کا دِیدار کریں گے۔ اِس بارے میں عقل کے گھوڑے دوڑانے کی ضَرورت ہی کیا ہے۔

(اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے اِرشاد فرمایا:) جنّت میں داخلے سے پہلے جب قیامت کا دِن ہو گا تو اُس دِن بھی مومنوں کو اللہ پاک کا دِیدار ہو گا۔[2] جیسا کہ قرآنِ پاک میں ہے: ﴿وُجُوۡهٌ يَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۙ﴿۲۲﴾ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۚ﴿۲۳﴾﴾ (پ۲۹، القیٰمۃ: ۲۲-۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: "کچھ مُنھ اُس دِن تروتازہ ہوں گے اپنے رَبّ کو دیکھتے۔" اِسی طرح جنّت میں داخلے کے بعد بھی مختلف دَرجات کے اِعتبار سے اللہ پاک کا دِیدار ہو گا۔[3]

بارش کے وقت پڑھا جانے والا دُرُودِ پاک

سُوال: آج کل (جمادی الاخریٰ ۱۴۴۰ھ بمطابق مارچ 2019) پنجاب میں بارشوں کا سِلسلہ ہے لہٰذا بارش کے وقت پڑھا جانے والا دُرُودِ پاک بتا دیجئے۔

جواب: بارش کے تعلق سے جو دُرُودِ پاک مشہور ہے وہ حقیقتاً بارش کا نہیں ہے۔ "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطَرَاتِ الْاَمْطَارِ یعنی اے اللہ! ہمارے سردار حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر اِتنے دُرُود بھیج جتنے بارش کے قطرے ہیں۔" ہمارے یہاں یہ غَلَط فہمی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ دُرُودِ پاک بارش کے وقت پڑھنا ہے حالانکہ دُرُست یہ ہے کہ ہم جب چاہیں پڑھ سکتے ہیں۔ بارش میں یہ دُرُودِ پاک خُصوصی طور پر یاد آجاتا ہے تو بارش میں بھی پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

کیچڑ اور بارش کے چھینٹوں والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم

سُوال: آج کل بارش کا موسم ہے اور کپڑوں پر کیچڑ اور بارش کے چھینٹے پڑ جاتے ہیں تو ایسے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

---

1. بہارِ شریعت، ۱/۱۶۲، حصہ ۱
2. مسلم، کتاب الایمان، باب معرفۃ طریق الرؤیۃ، ص۹۷، حدیث: ۴۵۴ – مراٰۃ المناجیح، ۷/۳۸۹
3. ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء فی رؤیۃ الرب تبارک وتعالٰی، ۴/۲۴۸، حدیث: ۲۵۶۲ ماخوذاً

جواب: بارش کا پانی بابرکت ہے کہ اسے قرآنِ پاک میں ﴿مَآءً مُّبٰرَكًا﴾ (پ۲۶، ق:۹) (یعنی بَرکت والا پانی) کہا گیا ہے تو یوں بارش کا پانی بَرکت والا اور پاک ہے۔ راستے کی کیچڑ چاہے بارش کی وجہ سے ہو یا کسی اور ذَریعے سے اسے ناپاک نہیں کہا جا سکتا وہ پاک ہوتی ہے[1] جب تک نجاست کا ہونا معلوم نہ ہو۔ البتہ اگر کپڑوں پر کیچڑ کے بہت سارے چھینٹے پڑے ہوئے ہوں تو مسجد میں نہیں جانا چاہیے کیونکہ اِس سے دیکھنے والوں کو گِھن آئے گی لہٰذا کپڑے تبدیل کر لیے جائیں۔ اگر بارش میں اِحتیاط سے چلا جائے تو چھینٹے نہیں اُڑتے ورنہ جو لوگ ہوائی چپل پہن کر پچ پچ کر کے لاپَروائی سے چلتے ہیں وہ خود بھی اپنے پیچھے چھینٹے اُڑا رہے ہوتے ہیں اور اپنے اَطراف والوں کو بھی چھینٹوں سے نواز رہے ہوتے ہیں۔ محتاط آدمی اگر بارش میں سنبھل کر چلے گا اور اپنا پورا پاؤں جما کر رکھے گا تاکہ چپل کا پچھلا حصہ بار بار اُٹھ کر پانی نہ اُڑائے تو چھینٹے نہیں اُڑیں گے یا پھر کم سے کم اُڑیں گے۔ بہرحال جب تک نجاست کا ہونا معلوم نہ ہو راستے کی کیچڑ پاک ہے اور اِس حالت میں جو نماز پڑھی وہ ہو جائے گی اور اگر جنازہ پڑھا وہ بھی ہو جائے گا۔ دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں بھرے اِجتماعات ہمارے یہاں عام طور پر چونکہ مَساجد میں ہوتے ہیں اور عوام ہوتی ہے اور جہاں عوام اکٹھی ہو وہاں اِس طرح کی حالت میں کہ کپڑوں سے بدبو بھی آ رہی ہو اور چھینٹے دوسروں کے کپڑوں پر لگ رہے ہوں نہ جایا جائے۔

نمازِ جنازہ میں آخری صف افضل ہونے کی حکمت

سُوال: عام نماز پہلی صَف میں پڑھنا افضل ہے جبکہ نمازِ جنازہ آخری صف میں تو اِس میں کیا حکمت ہے؟

جواب: شرعی مسئلہ یہی ہے کہ نمازِ جنازہ میں آخری صف میں کھڑا ہونا افضل ہے اور شرعی مسئلہ ہونا ہی سب سے بڑی اور عام حکمت ہے۔ (اِس موقع پر مَدَنی مذاکرے میں شریک مفتی صاحب نے فرمایا:) عَلّامہ شامی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے اِس کی دو حکمتیں لکھی ہیں: ایک حکمت تو یہ کہ اگر نمازِ جنازہ میں اگلی صَف افضل قرار دی جاتی تو سارے لوگ آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ صفیں کم بنتیں حالانکہ نمازِ جنازہ میں صفوں کا زیادہ ہونا پسندیدہ ہے اِس لیے پچھلی صَف کو اَفضل قرار دیا گیا تاکہ زیادہ سے زیادہ صفیں بنیں۔ دوسری حکمت یہ کہ جو نمازِ جنازہ پڑھنے والے ہوتے ہیں وہ

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۹۴، حصہ: ۲

ایک طرح سے اللہ پاک کی بارگاہ میں مَیِّت کی سفارش کرنے والے ہوتے ہیں تو اللہ پاک کی بارگاہ میں جتنی عاجزی و اِنکساری کے ساتھ سفارش عرض کی جائے گی وہ اتنی ہی مقبول ہو گی اور جو جتنا پیچھے ہو گا اُس کے اندر اتنا ہی زیادہ عاجزی کا اِظہار ہو گا اِس لیے نمازِ جنازہ کی آخری صَف کو اَفضل قرار دیا گیا۔[1]

تَسْمِیْع کے بجائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے سے نماز پر کچھ فرق نہیں پڑتا

سُوال: نماز میں رُکوع سے اُٹھتے وقت اگر کسی نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کے بجائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ دیا تو کیا اُسے سجدۂ سہو کرنا ہو گا؟

جواب: سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہنا سُنَّت ہے[2] اور اِسے تَسْمِیْع کہتے ہیں۔ اب اگر کسی نے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ نہ کہا تو یہ سُنَّت چھوٹی البتہ نماز ہو جائے گی اور ایسی صورت میں سجدۂ سہو کرنے کی بھی ضَرورت نہیں۔

کیا سفید بال نکل آنا بڑھاپے کی علامت ہے؟

سُوال: اگر کسی کے بال چودہ سال کی عمر میں ہی سفید ہو گئے تو کیا یہ بڑھاپا کہلائے گا؟

جواب: بعضوں کے پیدائشی سفید اور بھورے بال ہوتے ہیں اور کسی کے 25، 30 اور 40 سال کی عمر میں سفید بال آتے ہیں، البتہ 60 سال کی عُمر پورا بڑھاپا ہے۔ چونکہ سفید بال اکثر بوڑھوں کے آتے ہیں اِس لیے اِسے بڑھاپا کہتے ہیں لیکن حقیقت میں سفید بال ہونا بڑھاپے کی علامت نہیں ہے۔ بعض عُمر رسیدہ بزرگ ہوتے ہیں ان کے بال سفید نہیں ہوتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میرے سر کے بال تھوڑے تھوڑے سفید ہوئے ہیں باقی تقریباً کالے ہیں تو یوں بوڑھوں کے بال کالے اور جوانوں کے سفید بھی ہو سکتے ہیں۔ کالے بالوں کے بعد سفید بال آنا یہ مَلَکُ الْمَوت عَلَیْہِ السَّلَام کے قاصِد، وکیل اور پیغام رَساں ہیں[3] کہ اب موت کی تیاری کر لو مگر بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے بال سفید نہیں یہ تو نزلے سے سفید ہوئے ہیں اور اِس طرح وہ اپنے مَن کو مَناتے ہیں اور پھر موت کا شِکار ہو جاتے ہیں۔ موت تو ویسے بھی قریب ہے مگر کالے بالوں کے بعد سفید بال آنا یہ موت کے قریب ہونے کی علامت ہے کہ بس اب موت کی تیاری کرنی ہے۔

---

1. ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، ۳/۱۳۱
2. بہارِ شریعت، ۱/۵۲۷، حصہ: ۳
3. مکاشفۃ القلوب، الباب السادس فی الغفلۃ، ص۲۱ دار الکتب العلمیۃ بیروت

سفید بال دیکھ کر موت کو یاد کرنے والا بادشاہ

ایک بادشاہ نے اپنے گھر میں ایک تابوت رکھا ہوا تھا جسے دیکھ کر وہ اپنی موت کو یاد کیا کرتا تھا۔ ایک بار صبح جب اُس نے آئینے میں اپنا چہرہ دیکھا تو اسے اپنی داڑھی میں ایک سفید بال نظر آیا، اُس نے کہا کہ اب یہ تابوت اُٹھالیا جائے کہ اب مجھے اِس کی حاجت نہیں ہے کیونکہ میری داڑھی میں سفید بال آگیا ہے جو موت کا قاصد ہے لہٰذا اَب میں اپنے سفید بال کو دیکھ کر موت کو یاد کرلیا کروں گا۔ ایک طرف تو وہ بادشاہ سفید بال سے عبرت حاصِل کرلیا کرتا تھا اور دوسری طرف ہم ہیں کہ سارے کے سارے بال سفید ہوجاتے ہیں مگر افسوس عبرت حاصِل نہیں کرتے۔ (1)

مَدَنی عطیات جمع کرنے اور کروانے والوں کے لیے دُعائے عطّار

سُوال: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے سلسلے میں اَربوں روپے جمع کرنے کے لیے اسلامی بھائی مَدَنی عطیات کے بستے لگاتے ہیں، جن میں بہت سے عاشقانِ رَسول ہزاروں لاکھوں روپے جمع کرواتے ہیں لہٰذا آپ سے اِلتجا ہے کہ جو اسلامی بھائی مَدَنی بستوں پر آکر مَدَنی عطیات جمع کرواتے ہیں اور جو جمع کرتے ہیں دونوں کو دُعاؤں سے نواز دیں تاکہ ہمارے مَدَنی عطیات میں بہتری آجائے اور ہم مَدَنی کام کو لے کر آگے بڑھ سکیں۔

جواب: یَارَبَّ الْمُصْطَفٰے جَلَّ جَلَالُہٗ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! جو مَدَنی عطیات بکس یا مَدَنی بستہ لگاتے ہیں، لگواتے ہیں، اِس کے لیے بھاگ دوڑ کرتے ہیں، اِس میں مَدَنی عطیات ڈالتے ہیں، جمع کرتے ہیں، لے جاتے ہیں اور جس طرح بھی اِس میں حِصّہ لیتے ہیں اِن کو صِرف اپنے دَر کا محتاج رکھ، کسی غیر کا محتاج نہ کرنا۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں چل مدینہ ہونے کے لیے کیا کریں؟

سُوال: مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو چل مدینہ ہونا ہو تو وہ کیا کریں؟

جواب: مَدَنی مُنّوں اور مَدَنی مُنّیوں کو چل مدینہ ہونا ہو تو وہ ابھی سے میرے لیے دَرازیٔ عمر بالخیر کی دُعا کریں تاکہ وہ

---

(1) حضرتِ سَیِّدُنا ابویزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھ کر فرمایا: بال تو سفید ہوگئے مگر عیب نہیں گئے اور معلوم نہیں کہ آگے کیا ہوگا؟ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجہاد، باب اعداد آلۃ الجہاد، الفصل الثانی، ۷/۴۳۳، تحت الحدیث: ۳۸۷۳ دار الفکر بیروت)

بڑے ہو جائیں اور ان کا شناختی کارڈ بن جائے جو عموماً 18 سال کی عمر میں بنتا ہے۔ نیز مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں بے قراری کے ساتھ ساتھ مَدَنی اِنعامات پر عمل کرتے رہیں اور ان کا چلِ مدینہ کا مُطالبہ بھی ہو۔ اللہ پاک کرے میں اس وقت تک خیر و عافیت کے ساتھ زندہ بھی رہوں تو ان کی چلِ مدینہ کی ترکیب بن جائے گی۔

جو پہلے ہی ”حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن“ میں ہو وہ چلِ مدینہ کے لیے کیا کرے؟

سُوال: جو لوگ پہلے ہی حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن زَادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعۡظِیۡمًا میں موجود ہیں اور اُن کا مَدَنی اِنعامات پر عمل بھی ہے، انہیں چلِ مدینہ کی دَرخواست دینی ہو تو وہ وہیں رہ کر اِنتظار کریں یا بابُ المدینہ (کراچی) آکر چلِ مدینہ ہوں؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اگر ان کے پاس وہاں رہنے کا پکا ویزہ ہے تب تو وہ وہیں رہیں، وہاں سے بھی چلِ مدینہ ہو سکتے ہیں۔ ہاں اگر ان کا عمرے کا ویزہ ہے تو وہ لمیٹڈ دِنوں تک ہو گا تو ظاہر ہے میں ان کو غیر قانونی کام کا تو مشورہ نہیں دوں گا لہٰذا انہیں اپنے وطن واپس آکر وہاں سے چلِ مدینہ کا سفر کرنا ہو گا۔ یاد رکھیے! اسلامی بھائیوں کے لیے چلِ مدینہ کا ٹکٹ 72 میں سے 66 اور اسلامی بہنوں کے لیے 63 میں سے 58 مَدَنی اِنعامات ہیں۔ اسلامی بہنوں کا بھی چلِ مدینہ کا جذبہ ہوتا ہے وہ بھی طلبگار ہوتی ہیں اور ان کا بھی مَدَنی اِنعامات پر عمل ہوتا ہے مگر وہ اپنے مَحارم کی وجہ سے رہ جاتی ہیں۔

چلِ مدینہ کے لیے مَدَنی اِنعامات پر عمل ہی ٹکٹ ہے

سُوال: آپ نے فرمایا کہ اسلامی بھائیوں کے لیے چلِ مدینہ کا ٹکٹ 72 مَدَنی اِنعامات میں سے 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہے، اگر 66 مَدَنی اِنعامات پر عمل ہو جائے تو کیا حج کا ٹکٹ مَدَنی مَرکز کی طرف سے ہو گا؟ (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ہم کسی کو مَدَنی مذاکرے یا سُنّتوں بھرے اِجتماع میں آنے کی دعوت دیں یا مَدَنی قافلے میں سفر کرنے کا کہیں تو اِس کا مَطلب یہ نہیں ہوتا کہ اس کا کھانا پینا وغیرہ سب کچھ ہمارے ذِمّے ہو گا۔ یہ تو Understood (یعنی طے شُدہ بات) ہے کہ حج کا سفر کرنا ہے اور مدینے جانا ہے تو اپنے پلے سے ہی سب کچھ کرنا ہو گا۔ میں پہلے بھی اِعلان کر چکا ہوں کہ جس کے پاس اَخراجات ہوں وہی رابطہ کرے۔ میرے پاس 66 مَدَنی اِنعامات والوں کے 12 نام اور شناخت کے لیے WhatsApp کے ذَریعے تصاویر آچکی ہیں، اب ان میں کون کون بے قرار ہے یہ تو دیکھ کر ہی پتا چلے گا۔

میں نے بے قراری اور رونے دھونے والوں کے بھی صوتی پیغام سنے ہیں، ان میں زیادہ تر وہ ہوتے ہیں جن کے بیان کردہ مَدَنی اِنعامات پر عمل نہیں ہوتا یا بے چاروں کے پاس وَسائل نہیں ہوتے۔ جن کے پاس پیسے ہوتے ہیں ان کو اِعتماد ہوتا ہے کہ ہمارے پاس پیسے ہیں اور مَدَنی اِنعامات پر بھی عمل ہے۔ لیکن جو پُھوٹ پُھوٹ کر رو رہا ہو تو سمجھ جانا چاہیے کہ یہ کَرَم والا ہے۔ کل تک جو مجھے اِطلاع پہنچی تھی اُس کے مُطابق مَدَنی اِنعامات والوں کی تعداد پندرہ سو(1500) تھی پھر ایک دِن بعد یہ تعداد ڈبل سے بھی زیادہ ہو گئی اتنی تیزی آ رہی ہے۔ یاد رکھیے! مَدَنی اِنعامات کی بیان کردہ تعداد پر عمل کرتے ہوئے تین مہینے کا عرصہ ہونا بھی ضَروری ہے۔ ممکن ہے رپورٹ الگ الگ ہو گئی ہو کیونکہ رپورٹوں میں بھی تبدیلی آ جاتی ہے۔ مگر میرے پاس اب تک 12 ہی نام آئے ہیں۔

نیند میں خراٹے آتے ہوں تو کیا کرے؟

سُوال: مجھے نیند میں خراٹے آتے ہیں جس کی وجہ سے میرے گھر والے اَذِیَّت کا شکار ہوتے ہیں اِس کا کوئی حَل اِرشاد فرما دیجیے۔

جواب: بعض لوگوں کے خراٹے(Snore) ایسے زور دار ہوتے ہیں کہ ان سے واقعی تکلیف ہوتی ہے۔ ایک کمرے میں کئی آدمی سو رہے ہوں اور کسی ایک کو خراٹے آئیں تو سب آزمائش میں آ جاتے ہیں۔ ایسا آدمی اگر سفر وغیرہ پر ہو اور پہلے سے ساتھ والے کو بتا دے کہ مجھے خراٹے آتے ہیں تو شاید مارے خوف کے اُسے نیند ہی نہ آئے۔ بہر حال یہ بے چارے بھی مجبور ہوتے ہیں، خراٹے اِن کے اِختیار میں نہیں ہوتے۔ کسی کو تھکن کی وجہ سے بھی آتے ہیں تو کسی کو نیند کی کمی کی وجہ سے، اگر ایسے آدمی نے نیند کم کی ہے اور ایک آدھ دِن کا جاگا ہوا ہے تو شاید پھر اِس کے قریب کوئی سو بھی نہ سکے۔ اِس کا ایک میڈیکل حَل رُکنِ شُوریٰ اطہر بھائی نے مجھے بتایا ہے کہ میڈیکل کی دُکان پر Snoring Stick کے نام سے یہ آئٹم مل جاتا ہے جو ناک پر لگانے سے خراٹوں کی آواز میں کافی حد تک کمی آ جاتی ہے۔ اِس طرح کی چیزوں میں Side Effect(منفی اثرات) بھی ہوتے ہوں تو تعجب نہیں۔ (اِس موقع پر رُکنِ شُوریٰ نے فرمایا:) چونکہ یہ ناک پر لگنے والی چیز ہے تو بہتر ہے اپنے ڈاکٹر کے مشورے سے ہی اِستعمال کی جائے تاکہ رات میں سوتے ہوئے کوئی پرابلم نہ ہو جائے۔ مَدَنی

مذاکرے کے ذَریعے یہ معلوم ہو گیا ہے کہ ایسی کوئی چیز میڈیکل پر دَستیاب ہے جو خراٹے کی آواز کم کر سکتی ہے مگر اسے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کر کے سمجھ کر ہی اِستِعمال کیا جائے۔

مَدَنی قافلے کے مُسافروں کی حوصلہ افزائی اور دُعائے عطّار

سُوال: (رُکنِ شُوریٰ نے کہا:) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ گزشتہ دِنوں پاک امجدی کابینہ کے امجدی زون سے ایک ماہ کے مَدَنی قافلے کی خُصُوصی ٹرین چلائی گئی، اِس سفر میں مَدَنی قافلے کے مُسافروں کو بارشوں کی وجہ سے کافی آزمائش ہوئی ہے، آپ کی بارگاہ میں عرض ہے کہ ہمارے ان عاشقانِ رَسُول کو دُعاؤں سے نواز دیجیے تاکہ ان کے حوصلے بلند ہوں اور ان کا دِل لگا رہے۔

جواب: اللہ کریم پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے صَدقے مَدَنی قافلے کے ان مُسافروں کا دِل لگا دے اور ان کا سفر بخیر ہو۔ تاریخِ اِسلام میں جو غزوات ہوئے ان میں آندھی، طوفان اور بارشیں وغیرہ سب کچھ ہوتا تھا لیکن اللہ پاک کے نیک بندے ان چیزوں سے گھبرائے بغیر اپنا سفر جاری رکھتے تھے۔ اللہ کرے ہمارے مَدَنی قافلے کے یہ مُسافر بھی اپنا سفر جاری رکھیں اور ان کا مدنی قافلہ آگے بڑھتا رہے۔ کیا یہ بوندا باندی اور بارش کے قطروں کی وجہ سے بھاگ جائیں گے؟ وہ تو تیروں کی بارش اور تلواروں کی جھنکار میں بھی نہیں بھاگتے تھے بلکہ سینہ سپر ہو کر اور آگے بڑھتے تھے۔ کیا یہ بوندا باندی عاشقانِ رسول کا راستہ روک دے گی؟ نہیں ایسا نہیں ہے۔ آپ لوگ ہمت نہ ہاریں کیونکہ ہر مشکل کے بعد آسانی ہے، جتنی تکلیفیں اُٹھائیں گے اتنا ہی زیادہ ثواب کمائیں گے، نہ گلہ شِکوہ کرنا ہے اور نہ بے صبری کا مُظاہرہ کرنا ہے۔ اللہ پاک کی رضا کے لیے آگے بڑھتے رہیں اور ایک ماہ کے مَدَنی قافلے کا جو عزم کیا ہے اُس میں ایک گھنٹہ بھی کم نہیں کرنا البتہ بڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔ جو بھی اس مَدَنی قافلے کے مُسافر ہیں اور بارشوں کے باوجود سفر کر رہے ہیں وہ اپنا مَدَنی قافلہ پورا کریں۔ اللہ کریم آپ کے قدم جما دے، صِراطِ مستقیم پر بھی آپ کے قدم جم جائیں بالکل نہ ڈگمگائیں، اللہ کرے پُل صِراط سے بھی پیارے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی "سَلِّمْ سَلِّمْ" کی دُعاؤں کے صَدقے پار ہو جائیں اور عافیت کے ساتھ جنَّت میں چلے جائیں۔ اللہ پاک یہ دُعائیں میرے اور تمام دعوتِ اسلامی والوں کے حق میں قبول فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1	شراب پینے والے کا نکاح	11
اُداسی ختم کرنے کا طریقہ اور اَوراد و وَظائِف	1	یا کی اِیمان کا حصہ کیسے ہے؟	11
خود کو فضول سوچوں سے نکالنے کا طریقہ	2	"فرشتوں سے غلطی ہو سکتی ہے" کہنا کیسا؟	12
یہ ذہن بنا لینا کہ "فُلاں یہ کام نہیں کر پائے گا" بدگمانی نہیں	2	سرکار عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی سیرتِ طیبہ کے متعلق چند مَدَنی پُھول	12
شِکار کرنے کی جائز اور ناجائز صورتیں	3	گھر تبدیل کرنے کی صورت میں رُوحیں کہاں آئیں گی؟	13
گرم پانی پینے کے فوائد	3	مسجد میں کنگھی کرنا کیسا؟	13
حسد کی جگہ رشک کا جذبہ کیسے پیدا کریں؟	4	اللہ پاک کا دِیدار کس طرح ہوگا؟	13
مالدار بننے کی تمنا کرنا کیسا؟	5	بارش کے وقت پڑھا جانے والا دُرُودِ پاک	14
جامِعاتُ المدینہ کو خود کفیل بنانے کی تحریک	5	کیچڑ اور بارش کے چھینٹوں والے کپڑوں میں نماز پڑھنے کا حکم	14
بندہ غیبت کرنے پر مجبور ہو جائے تو کیا کرے؟	6	نمازِ جنازہ میں آخری صف افضل ہونے کی حکمت	15
گھر میں نماز سے پہلے اذان دینا	7	تَسْبِیْح کے بجائے اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے سے نماز پر کچھ فرق نہیں پڑتا	16
اگر کوئی سلام کا جواب نہ دے تو کیا کریں؟	7	کیا سفید بال نکل آنا بڑھاپے کی علامت ہے؟	16
سلام کا جواب دینا کب واجب ہوتا ہے اور کب نہیں؟	7	سفید بال دیکھ کر موت کو یاد کرنے والا بادشاہ	17
ہم کو تو اپنے سائے میں آرام ہی سے لائے	8	مَدَنی عطیات جمع کرنے اور کروانے والوں کے لیے دُعائے عطّار	17
مچھلی کو کس طرح ذَبح کیا جائے؟	9	مَدَنی مُنّے اور مَدَنی مُنّیاں چل مدینہ ہونے کے لیے کیا کریں؟	17
صحابی کسے کہتے ہیں؟	9	جو پہلے ہی "حَرَمَیْنِ طَیِّبَیْن" میں ہو وہ چل مدینہ کے لیے کیا کرے؟	18
بچی کا نام صحابیہ رکھنا کیسا ہے؟	10	چل مدینہ کے لیے مَدَنی اِنعامات پر عمل ہی ٹکٹ ہے	18
اپنے ہاتھ سے کمانے کی فضیلت	10	نیند میں خراٹے آتے ہوں تو کیا کرے؟	19
کڑک چائے پینے کے نقصانات	10	مَدَنی قافلے کے مُسافروں کی حوصلہ افزائی اور دُعائے عطّار	20

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے مدنی قافلے میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''فکرِ مدینہ'' کے ذریعے مدنی انعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مدنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مدنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''مدنی انعامات'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''مدنی قافلوں'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net